پروگرام نمبر : 09 ستمبر / 2023ء

پروگرام
تربیتی جلسہ مجلس انصار اللہ

يَآيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا قُوۡۤا اَنۡفُسَكُمۡ وَاَهۡلِيۡكُمۡ نَارًا

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آگ سے بچاؤ (66:7)

قیادت تربیت

تربیت اولاد اور انصار اللہ کی ذمہ داریاں

خصوصی ہدایات

ہر مجلس میں ہر سطح پر تربیتی جلسہ منعقد کرنا ضروری ہے۔ عند الضرورت گھروں میں بھی جلسہ کا یہ پروگرام منعقد کیا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت کی طرف سے تیار کردہ پروگرام حسبِ سابق آپ کو بھجوایا جا رہا ہے۔ سب انصار کو جمع کر کے کم از کم اسی کو ہی سنایا جائے۔ اگر اس سے بہتر طریق پر یہ جلسہ منعقد کر سکتے ہیں تو اس کی بھی اجازت ہے۔ جلسہ کا اہتمام بہر حال ضروری ہے۔ پروگرام کے بعد اپنی رپورٹ ضرور بھجوائیں۔ جزاکم اللہ۔

صدر مجلس انصار اللہ بھارت

TARBIYYATI MEETING MATERIALS
PROGRAMME No. : 09 SEP 2023

از طرف: قیادت تربیت مجلس انصار اللہ بھارت
From : Qiyadat Tarbiyyat Majlis Ansarullah Bharat

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پروگرام تربیتی جلسہ

مجلس انصاراللہ.................................ضلع............................صوبہ..................

بتاریخ:.....................بروز...........................

زیر صدارت مکرم :

تلاوت	
عہد	
نظم	
درسِ حدیث	
ملفوظات حضرت مسیح موعودؑ	
ارشاد حضور انور ایدہ اللہ	
نظم	
تقریر	
صدارتی تقریر	
دعا	

حاضری:

انصار :	دیگر حاضرین :

(پروگرام کے بعد صفحہ ھذا فوٹو/سکین کرکے ضرور مرکز میں بھجوادیں۔ جزاکم اللہ)

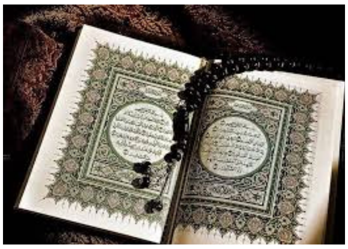

تلاوت کلام پاک

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ○ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

یٰۤاَیُّہَا النَّاسُ اتَّقُوۡا رَبَّکُمُ الَّذِیۡ خَلَقَکُمۡ مِّنۡ نَّفۡسٍ وَّاحِدَۃٍ وَّخَلَقَ مِنۡہَا زَوۡجَہَا وَبَثَّ مِنۡہُمَا رِجَالًا کَثِیۡرًا وَّنِسَآءً ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ الَّذِیۡ تَسَآءَلُوۡنَ بِہٖ وَالۡاَرۡحَامَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ کَانَ عَلَیۡکُمۡ رَقِیۡبًا ○ (النساء:2)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَقُوۡلُوۡا قَوۡلًا سَدِیۡدًا ○ یُّصۡلِحۡ لَکُمۡ اَعۡمَالَکُمۡ وَیَغۡفِرۡ لَکُمۡ ذُنُوۡبَکُمۡ ؕ وَمَنۡ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوۡلَہٗ فَقَدۡ فَازَ فَوۡزًا عَظِیۡمًا ○ (الاحزاب:71,72)

یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلۡتَنۡظُرۡ نَفۡسٌ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٍ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰہَ ؕ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیۡرٌۢ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ○ (الحشر:19)

ترجمہ:

اے لوگو! اپنے ربّ کا تقویٰ اختیار کرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا اور اسی سے اس کا جوڑا بنایا اور پھران دونوں میں سے مَردوں اور عورتوں کو بکثرت پھیلا دیا۔ اور اللہ سے ڈرو جس کے نام کے واسطے دے کر تم ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رِحموں (کے تقاضوں) کا بھی خیال رکھو۔ یقیناً اللہ تم پر نگران ہے۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور صاف سیدھی بات کیا کرو۔ وہ تمہارے لئے تمہارے اعمال کی اصلاح کر دے گا اور تمہارے گناہوں کو بخش دے گا۔ اور جو بھی اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے تو یقیناً اُس نے ایک بڑی کامیابی کو پالیا۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور ہر جان یہ نظر رکھے کہ وہ کل کے لئے کیا آگے بھیج رہی ہے۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ اس سے جو تم کرتے ہو ہمیشہ باخبر رہتا ہے۔

رشتہ ناطہ اور ہماری ذمّہ داریاں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

آج کل رشتے ناطے کا شعبہ بہت بڑا چیلنج لئے ہوئے ہے۔ اس کے لئے وسیع منصوبہ بندی کے ساتھ کام کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعتی نظام اور ذیلی تنظیموں کو مل کر اس کے لئے کام کرنا ہوگا۔ (از خطبہ جمعہ 18/ اگست 2023ء)

عہد انصار اللہ

اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ

وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

میں اقرار کرتا ہوں کہ اسلام احمدیت کی مضبوطی اور اشاعت

اور نظامِ خلافت کی حفاظت کے لئے انشاء اللہ تعالیٰ

آخر دم تک جدوجہد کرتا رہوں گا۔ اور اس کے لئے

بڑی سے بڑی قربانی پیش کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہوں گا

نیز میں اپنی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے وابستہ رہنے کی تلقین کرتا رہوں گا۔

اِنْ شَآءَ اللّٰہُ تَعَالٰی

یہ عہد مجلس کے ہر پروگرام کے افتتاح / اختتام پر دہرانا ضروری ہے۔
مجلس میں عہدے کے لحاظ سے اعلیٰ عہدیدار عہد دہرائے گا۔

پاکیزہ منظوم کلام حضرت مسیح موعودؑ

اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو!

حمد و ثنا اسی کو جو ذات جاودانی	اُہمسر نہیں ہے اس کا کوئی نہ کوئی ثانی
باقی وہی ہمیشہ غیر اس کے سب ہیں فانی	غیروں سے دل لگانا جھوٹی ہے سب کہانی
سب غیر ہیں وہی ہے اک دل کا یارجانی	دل میں میرے یہی ہی سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اے قادر و توانا آفات سے بچانا	ہم تیرے در پہ آئے ہم نے ہے تجھ کو مانا
غیروں سے دل غنی ہے جب سے ہے تجھ کو جانا	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
کر انکو نیک قسمت دے انکو دین و دولت	کر انکی خود حفاظت ہو ان پر تیری رحمت
دے رشد اور ہدایت اور عمر اور عزت	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اہل وقار ہوویں فخر دیار ہوویں	حق پر نثار ہوویں مولیٰ کے یار ہوویں
بابرگ و بار ہوویں اک سے ہزار ہوویں	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
احباب سارے آئے تونے یہ دن دکھائے	تیرے کرم نے پیارے یہ مہرباں بلائے
یہ دن چڑھا مبارک مقصود جس میں پائے	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ
اے دوستو پیارو عقبیٰ کو مت بسارو	کچھ زادِ راہ لے لو کچھ کام میں گذارو
دنیا ہے جائے فانی دل سے اسے اتارو	یہ روز کر مبارک سُبْحَانَ مَنْ یَّرَانِیْ

اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

درس حدیث

خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهٖ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِيْ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے۔
اور میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔ (ترمذی)

قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ؓ فرماتے ہیں:

بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرنے کو اسلام میں بہت نمایاں درجہ حاصل ہے حتٰی کہ تم میں سے خدا کی نظر میں بہتر انسان وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ سلوک کرنے میں بہتر ہے ... لیکن چونکہ ہر شخص اپنے سلوک کو بزعم خود اچھا قرار دے سکتا ہے اس لئے اس امکانی غلط فہمی کے ازالہ کے لئے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اچھے سلوک کا معیار تمہارا کوئی خود تراشیدہ قانون نہیں ہوگا بلکہ اس معاملہ میں میرے نمونہ کو دیکھا جائے گا۔ کیونکہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے میں اپنے اہل کے ساتھ سلوک کرنے میں تم سب سے بہتر ہوں۔

اس ارشاد کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان عورتوں کے ازدواجی حقوق کو اتنے اعلیٰ معیار پر قائم فرمادیا ہے کہ وقتی رنجشوں کو چھوڑ کر جو بعض اوقات اچھے سے اچھے گھر میں بھی ہو جاتی ہیں۔ کوئی شریف بیوی کسی نیک مسلمان کے گھر میں دکھ کی زندگی میں مبتلا نہیں ہو سکتی۔ اور حق یہ ہے کہ اگر عورت کو خاوند کی طرف سے سکھ حاصل ہو تو وہ دنیا کی ہر دوسری تکلیف کو خوشی کے ساتھ برداشت کرنے کے لئے تیار ہو جاتی ہے اور اس سکھ کے مقابلہ میں کسی شریف عورت کے نزدیک دنیا کی کوئی اور نعمت کچھ حقیقت نہیں رکھتی۔ لیکن اگر ایک عورت کے ساتھ اس کے خاوند کا سلوک اچھا نہیں تو خاوند کی دولت بھی اس کے لئے لعنت ہے اور خاوند کی عزت بھی اس کے لئے لعنت ہے اور خاوند کی صحت بھی اس کے لئے لعنت ہے کیونکہ ان چیزوں کی قدر صرف خاوند کی محبت اور گھر کی سکینت کے میدان میں ہی پیدا ہوتی ہے۔ پس اس بات میں ذرہ بھر بھی شک کی گنجائش نہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد گھروں کی چاردیواری کو جنت بنادینے کے لئے کافی ہے۔ بشرطیکہ عورت بھی خاوند کی فرمانبردار اس کی محبت کی قدردان ہو۔ اور پھر خاوند بیوی کے اس اتحاد کا اثر لازماً ان کی اولاد پر بھی پڑتا ہے۔ اور اس طرح آج کی برکت گویا ایک دائمی برکت کا پیش خیمہ بن جاتی ہے۔

یہ وہ سبق ہے جو ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے چودہ سو سال قبل اس ملک میں اور اس قوم کے درمیان رہتے ہوئے دیا جس میں عورت عموماً ایک جانور سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتی تھی اور پھر اس حکم کو دو ایسی باتوں کے ساتھ مربوط کر دیا جن کے بلند معیار تک آج کی بظاہر ترقی یافتہ اقوام بھی نہیں پہنچ سکیں اور نہ کبھی پہنچ سکیں گی۔ کیونکہ ان دو باتوں کے ساتھ مل کر عورت کے ساتھ حسن سلوک کا حکم اس ارفع مقام کو حاصل کر لیتا ہے جس کے اوپر اس میدان میں کوئی اور بلندی نہیں۔ (از چالیس جواہر پارے)

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

عورت کی طرف بھی چونکہ طبعاً توجہ کرتا ہے، اس لئے اس کو مال میں داخل فرمایا ہے

قرآن کریم نے اس مضمون کو اس آیت میں ادا کر دیا ہے اَنَّمَآ اَمۡوَالُكُمۡ وَاَوۡلَادُكُمۡ فِتۡنَةٌ (الانفال:۲۹) اموالکم میں عورتیں داخل ہیں۔ عورت چونکہ پردہ میں رہتی ہے، اس لئے اس کا نام ہی پردہ میں ہی رکھا گیا ہے اور اس لئے بھی کہ عورتوں کو انسان مال خرچ کر کے لاتا ہے۔ مال کا لفظ مائل سے لیا گیا ہے۔ یعنی جس کی طرف طبعاً توجہ اور رغبت کرتا ہے۔ عورت کی طرف بھی چونکہ طبعاً توجہ کرتا ہے، اس لئے اس کو مال میں داخل فرمایا ہے۔ مال کا لفظ اس لئے رکھا تا کہ عام محبوبات پر حاوی؛ ورنہ اگر صرف نساء کا لفظ ہوتا۔ تو اولاد اور عورت دو چیزیں قرار دی جائیں۔ اور اگر محبوبات کی تفصیل کی جاتی، تو پھر دو جز میں بھی ختم نہ ہوتا۔ غرض مال سے مراد کل ما یمیل الیہ القلب ہے۔ اولاد کا ذکر اس لئے کیا کہ انسان اولاد کو جگر کا ٹکڑا اور اپنا وارث سمجھتا ہے۔ مختصر یہ کہ اللہ تعالیٰ اور انسان کے محبوبات میں ضد ہے۔ دونوں باتیں ہو سکتیں۔ بیوی سے حسن سلوک اس سے یہ مت سمجھو کہ پھر عورتیں ایسی چیزیں ہیں کہ ان کو بہت ذلیل اور حقیر قرار دیا جاوے۔ نہیں۔ نہیں۔ ہمارے ہادی کامل رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم نے فرمایا ہے خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جس کا اپنے اہل کے ساتھ عمدہ سلوک ہو۔ بیوی کے ساتھ جس کا عمدہ چال چلن اور معاشرت اچھی نہیں۔ وہ نیک کہاں۔ دوسروں کے ساتھ نیکی اور بھلائی تب کر سکتا ہے۔ جب وہ اپنی بیوی کے ساتھ عمدہ سلوک کرتا ہو۔ اور عمدہ معاشرت رکھتا ہو۔ نہ یہ کہ ہر ادنیٰ بات پر زدو کوب کرے۔ ایسے واقعات ہوتے ہیں کہ بعض دفعہ ایک غصہ سے بھرا ہوا انسان اپنی بیوی سے ادنیٰ سی بات پر ناراض ہو کر اس کو مارتا ہے اور کسی نازک مقام پر چوٹ لگی ہے اور بیوی مر گی ہے، اس لئے ان کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا ہے کہ وَعَاشِرُوۡهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (النساء:۲۰) ہاں اگر وہ بے جا کام کرے، تو تنبیہ ضروری چیز ہے۔ انسان کو چاہیے کہ عورتوں کے دل میں یہ بات جما دے کہ وہ کوئی ایسا کام جو دین کے خلاف ہو کبھی بھی پسند نہیں کر سکتا اور ساتھ ہی وہ ایسا جابر اور ستم شعار نہیں کہ اس کی کسی غلطی پر بھی چشم پوشی نہیں کر سکتا۔ خاوند عورت کے لئے اللہ تعالیٰ کا مظہر ہوتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ اپنے سوا کسی کو سجدہ کرنے کا حکم دیتا، تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

(ملفوظات جلد 1 ص 404)

ارشادات حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز :

ایک مومن کو ہمیشہ عورت کا دین دیکھنا چاہیے!

ایک ملاقات میں حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا:

دیکھیں ہم نے تو کوشش کرنی ہے اور میں تو کوشش کرتا رہتا ہوں۔لڑکوں کو بھی سمجھا تا رہتا ہوں۔ یہ بالکل صحیح بات ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی فرمایا ہے کہ تم لوگ جو کسی سے شادی کرتے ہو تو اس کی خصوصیات کی بنا پر کرتے ہو یا اس کا خاندان دیکھتے ہو یا اس کی شکل دیکھتے ہو یا اس کی دولت دیکھتے ہو۔لیکن ایک مومن جو ہے اس کو ہمیشہ عورت کا دین دیکھنا چاہیے۔

اب مسئلہ یہ ہے کہ اگر لڑکوں میں دین نہیں ہوگا تو وہ لڑکیوں کا دین کس طرح دیکھیں گے؟ تو جو جماعتی نظام ہے اور خدام الاحمدیہ ہے، میں ان کو بھی کہتا ہوں کہ لڑکوں میں دینداری پیدا کرو۔ جب لڑکوں میں دینداری پیدا ہوگی تو پھر وہ یقیناً ایسی لڑکیوں سے شادی کرنے کی کوشش کریں گے جو دیندار ہوں۔تو یہ تربیت کا معاملہ ہے اور اس طرف میں جماعت کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں اور خدام الاحمدیہ کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں اور انصار اللہ کو بھی توجہ دلاتا رہتا ہوں۔ لیکن لجنہ کا کام یہی ہے کہ وہ خود بھی کوشش کریں، جو بڑی عمر کی لجنہ ممبرات ہیں، مائیں ہیں وہ بھی اپنے بچوں اور لڑکوں کی تربیت کریں،ان کو توجہ دلائیں کہ تم نے نیک اور دیندار لڑکی سے شادی کرنی ہے۔اگر مائیں اپنا کردار ادا کریں گی تو یقیناً ان کے لڑکے بھی دیندار لڑکیوں سے شادی کریں گے۔مسئلہ یہ ہے کہ جب لڑکے کی شادی کا معاملہ آتا ہے تو مائیں کہتی ہیں کہ ہمارا بچہ جو ہے ہم اس کی شادی اپنی مرضی سے کریں گے۔اور جب لڑکیوں کی عمر گزر رہی ہوتی ہے اور لڑکیوں کے رشتے نہیں ملتے، جب وہ بڑی ہو جاتی ہیں، تو پھر مائیں اور باپ کہتے ہیں کہ جماعت ان کی شادی کروا دے۔حالانکہ دونوں کو جماعت کے سپرد کرنا چاہیے اور کہنا چاہیے کہ دیندار لڑکے اور دیندار لڑکیاں آپس میں مل کر شادیاں کریں تاکہ جماعت کے اندر ہی لڑکے اور لڑکیاں رہیں اور آئندہ بھی نیک اور دیندار نسل پیدا ہوتی رہے۔تو یہ تو کوشش ہے، مردوں کی بھی اور عورتوں کی بھی مشترکہ کوشش ہے، جو مل کے کرنی چاہیے۔اس میں ماؤں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے اور باپوں کو بھی اپنا کردار ادا کرنا چاہیے۔اس کے لیے میں کوشش بھی کرتا ہوں، میں توجہ بھی دلاتا ہوں، دعا بھی کرتا ہوں۔اللہ تعالیٰ سب کو اس کی توفیق دے۔

(از الفضل انٹرنیشنل 20 اگست 2021ء)

منظوم کلام

حضرت مصلح موعودؓ

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمھارے ساتھ

بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے
حاصل ہو تم کو دید کی لذت خدا کرے

پڑ جائے ایسی نیکی کی عادت خدا کرے
سرزد نہ ہو کوئی بھی شرارت خدا کرے

مل جائیں تم کو زہد و امانت خدا کرے
مشہور ہو تمہاری دیانت خدا کرے

مل جائے تم کو دین کی دولت خدا کرے
چمکے فلک پہ تارۂ قسمت خدا کرے

ٹل جائے جو بھی آئے مصیبت خدا کرے
پہنچے نہ تم کو کوئی اذیت خدا کرے

منظور ہو تمہاری اطاعت خدا کرے
مقبول ہو تمہاری عبادت خدا کرے

چھوٹے کبھی نہ جامِ سخاوت خدا کرے
ٹوٹے کبھی نہ پائے صداقت خدا کرے

راضی رہو خدا کی قضا پر ہمیش تم
لب پر نہ آئے حرفِ شکایت خدا کرے

بدیوں سے پہلو اپنا بچاتے رہو مدام
تقوٰی کی راہیں طے ہوں بعُجلت خدا کرے

اخلاص کا درخت بڑے آسمان تک
بڑھتی رہے تمہاری ارادت خدا کرے

سایہ فِگن رہے وہ تمھارے وجود پر
شامل رہے خدا کی عنایت خدا کرے

قرآن پاک ہاتھ میں ہو دل میں نور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے

تم ہو خدا کے ساتھ خدا ہو تمھارے ساتھ
ہوں تم سے ایسے وقت میں رُخصت خدا کرے

تقریر: اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَ رَسُوْلُہٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

قابل احترام صدر جلسہ اور معزز سامعین! خاکسار کی تقریر کا عنوان ہے

کامیاب زندگی کا گر

[آج خاکسار اس پُر رونق مجلس میں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اےؓ کا ایک مضمون بطور تقریر پیش کرنے کی سعادت پا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس مضمون سے کماحقہٗ فائدہ اٹھانے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ بیوی کے انتخاب میں عموماً چار باتیں مدنظر رکھی جاتی ہیں۔ بعض لوگ تو کسی عورت کے مال و دولت کی وجہ سے اس کے ساتھ شادی کرنے کی خواہش کرتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے خاندان اور حسب و نسب کی وجہ سے شادی کے خواہاں ہوتے ہیں اور بعض لوگ عورت کے حسن و جمال پر اپنے انتخاب کی بنیاد رکھتے ہیں۔ اور بعض لوگ عورت کے دین اور اخلاق کی وجہ سے بیوی کا انتخاب کرتے ہیں۔ سوائے مرد مسلم! تو دین دار اور با اخلاق رفیقۂ حیات چن کر اپنی زندگی کو کامیاب بنانے کی کوشش کرو ورنہ تیرے ہاتھ ہمیشہ خاک آلود رہیں گے۔

اس حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بتانے کے بعد کہ دنیا میں عام طور پر بیوی کا انتخاب کن اصولوں پر کیا جاتا ہے۔ مسلمانوں کو تاکید فرمائی ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے انتخاب میں دین اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھا کریں آپ فرماتے ہیں کہ اس کے نتیجہ میں ان کی اہلی زندگی کامیاب اور بابرکت رہے گی۔ ورنہ خواہ وہ وقتی اور عارضی خوشی حاصل کر لیں انہیں کبھی بھی حقیقی اور دائمی راحت نصیب نہیں ہو سکتی۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ مبارک ارشاد نہایت گہری حکمت پر مبنی ہے کیونکہ اس میں نہ صرف مسلمانوں کی اہلی زندگی کو بہترین بنیاد پر قائم کرنے کا رستہ کھولا گیا ہے بلکہ ان کی آئندہ نسلوں کی حفاظت اور ترقی کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔ مگر افسوس ہے کہ دوسری اقوام تو الگ رہیں خود مسلمانوں میں بھی آج کل کثیر حصہ ان لوگوں کا ہے جو بیوی کا انتخاب کرتے ہوئے یا تو دین اور اخلاق کے پہلو کو بالکل ہی نظرانداز کر دیتے ہیں اور یا دین اور اخلاق کی نسبت دوسری باتوں کی طرف زیادہ دیکھتے ہیں کوئی شخص تو عورت کے حسن پر فریفتہ ہو کر باقی باتوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لیتا ہے اور کوئی اس کے حسب و نسب کا دلدادہ بن کر دوسری باتوں کو نظرانداز کر دیتا ہے۔ اور کوئی اس کی دولت کی لالچ میں آ کر اس کے ہاتھ پر بک جانا چاہتا ہے حالانکہ اصل چیز جو اہلی زندگی کی دائمی خوشی کی بنیاد بن سکتی ہے۔ وہ عورت کا دین اور اس کے اخلاق ہیں۔

دنیا میں بے شمار ایسی مثالیں پائی جاتی ہیں کہ ایک شخص نے کسی عورت کو محض اس کی شکل وصورت کی بناء پر انتخاب کیا۔لیکن کچھ عرصہ گزرنے پر جب اس کے حسن وجمال میں تنزل کے آثار پیدا ہو گئے کیونکہ جسمانی حسن ایک فانی چیز ہے یا اس کی نسبت کسی زیادہ حسین عورت کو دیکھنے کی وجہ سے بے اصول خاوند کی توجہ اس کی طرف سے ہٹ گئی۔ یا بیوی کے ساتھ شب و روز کا واسطہ پڑنے کے نتیجہ میں اس کی عادات کے بعض ناگوار پہلو خاوند کی آنکھوں کے سامنے آ گئے تو ایسی صورت میں زندگی کی خوشی تو درکنار خاوند کے لئے اس کا گھر حقیقۃً ایک دوزخ بن جاتا ہے اور یہی حال حسب ونسب اور دولت کا ہے کیونکہ حسب ونسب کی وجہ سے تو بسا اوقات بیوی کے دل میں خاوند کے مقابلہ میں بڑائی اور تفاخر کا رنگ پیدا ہو جاتا ہے۔ جو خانگی خوشی کے لئے مہلک ہے اور دولت ایک آنی جانی چیز ہے جو آج ہے اور کل کو ختم ہو سکتی ہے اور پھر بسا اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ بیوی کی دولت خاوند کے لئے مصیبت ہو جاتی ہے اور راحت کا سامان نہیں بنتی۔ پس جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے گھریلو اتحاد اور گھریلو خوشی کی حقیقی بنیاد عورت کے دین اور اس کے اخلاق پر قائم ہوتی ہے اور بڑا ہی بدقسمت ہے وہ انسان جو ٹھوس اوصاف کو چھوڑ کر وقتی کھلونوں یا طمع سازی کی چیزوں کے پیچھے بھاگتا ہے۔

پھر ایک نیک اور خوش اخلاق بیوی کا جو گہرا اثر اولاد پر پڑتا ہے وہ تو ایک ایسی دائمی نعمت ہے جس کی طرف سے کوئی دانا شخص جسے اپنی ذاتی راحت کے علاوہ نسلی ترقی کا بھی احساس ہو آنکھیں بند نہیں کر سکتا۔ ظاہر ہے کہ بچپن میں اولاد کی اصل تربیت ماں کے سپرد ہوتی ہے کیونکہ ایک تو بچپن میں بچہ کو طبعاً ماں کی طرف زیادہ رغبت ہوتی ہے اور وہ اسی سے زیادہ بے تکلف ہوتا ہے اور اس کے پاس اپنا زیادہ وقت گزارتا ہے اور دوسرے باپ اپنے دیگر فرائض کی وجہ سے اولاد کی طرف زیادہ توجہ بھی نہیں دے سکتا۔ پس اولاد کی ابتدائی تربیت کی بڑی ذمہ داری بہر حال ماں پر پڑتی ہے۔ لہٰذا اگر ماں نیک اور بااخلاق ہو تو وہ اپنے بچوں کے اخلاق کو شروع سے ہی اچھی بنیاد پر قائم کر دیتی ہے۔ لیکن اس کے مقابل پر ایک ایسی عورت جو دین اور اخلاق کے زیور سے عاری ہے وہ کبھی بھی بچوں میں نیک اخلاق اور نیک عادات پیدا کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ حق یہ ہے کہ ایسی عورت بسا اوقات دین کی اہمیت اور نیک اخلاق کی ضرورت کو سمجھتی ہی نہیں۔ پس نہ صرف خانگی خوشی کے لحاظ سے بلکہ آئندہ نسل کی حفاظت اور ترقی کے لحاظ سے بھی نیک اور بااخلاق بیوی ایک ایسی عظیم الشان نعمت ہے کہ دنیا کی کوئی اور نعمت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔ اسی لئے ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم دوسری جگہ فرماتے ہیں۔ خیر متاع الدنیا المراۃ الصالحۃ ”یعنی نیک بیوی دنیا کی بہترین نعمت ہے“

مگر حدیث زیر نظر کا یہ مطلب بھی نہیں ہے کہ بیوی کے انتخاب میں دوسری تمام باتوں کو بالکل ہی نظر انداز کر دینا چاہئے بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ نیکی اور اخلاق کے پہلو کو مقدم رکھنا چاہئے۔ ورنہ بعض دوسرے موقعوں پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود دوسری باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے کیونکہ وہ بھی ایک حد تک انسانی فطرت کے تقاضے ہیں۔

مثلاً پردہ کے احکام کے باوجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ شادی سے پہلے اپنی ہونے والی بیوی کو دیکھ لیا کرو تا کہ ایسا نہ ہو کہ بعد میں شکل وصورت کی وجہ سے تمہارے دل میں انقباض پیدا ہو اور ایک دوسرے موقعہ پر جب ایک عورت اپنی شادی کے متعلق آپ سے مشورہ لینے کی غرض سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی تو آپؐ نے فرمایا میں تمہیں فلاں شخص سے شادی کا مشورہ نہیں دیتا کیونکہ وہ مفلس اور تنگ دست ہے اور تمہارے اخراجات برداشت نہیں کر سکے گا اور نہ میں فلاں شخص کے متعلق مشورہ دے سکتا ہوں کیونکہ اس کے ہاتھ کا ڈنڈا ہر وقت ہی اٹھا رہتا ہے۔ہاں فلاں شخص کے ساتھ شادی کرلو وہ تمہارے مناسب حال ہے اور ایک تیسرے موقعہ پر آپؐ نے صحابہ سے فرمایا کہ قبیلہ قریش کی عورتیں خاوند کی وفاداری اور اولاد پر شفقت کے حق میں اچھی ہوتی ہیں اور ایک چوتھے موقعہ پر آپؐ نے فرمایا کہ حتّٰی الوسع زیادہ اولاد پیدا کرنے والی عورتوں کے ساتھ شادی کرو تا کہ میں قیامت کے دن اپنی امّت کی کثرت پر فخر کرسکوں۔الغرض آپؐ نے اپنے اپنے موقعہ پر اور اپنی اپنی حدود کے اندر بعض دوسری باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔لیکن جس بات پر آپؐ نے خاص زور دیا ہے وہ یہ ہے کہ ترجیح بہرحال دین اور اخلاق کے پہلو کو ہونی چاہئے۔ورنہ تم اپنے ہاتھوں کو خاک آلود کرنے کے خود ذمہ دار ہوگے۔یہ وہ زریں تعلیم ہے جس پر عمل کر کے مسلمانوں کے گھر برکت وراحت کا گہوارہ بن سکتے ہیں۔کاش وہ اسے سمجھیں!۔ (بحوالہ چالیس جواہر پارے)

سامعین کرام! آخر میں دو اہم اقتباسات پیش خدمت ہیں۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں: ”رشتہ ناطہ میں یہ دیکھنا چاہئے کہ جس سے نکاح کیا جاتا ہے وہ نیک بخت اور نیک وضع آدمی ہے اور کسی ایسی آفت میں مبتلا تو نہیں جو موجب فتنہ ہو۔اور یاد رکھنا چاہئے کہ اسلام میں قوموں کا کچھ بھی لحاظ نہیں۔صرف تقویٰ اور نیک بختی کا لحاظ ہے۔“ (ملفوظات جلد 9 صفحہ 46۔ایڈیشن 1984ء)

اسی طرح حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: آپ ﷺ نے اس طرف توجہ دلائی کہ دیندار لڑکے سے رشتہ کرلیا کرو۔مالی کمزوری بھی اگر ہو تو یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ دین پر قائم ہے تو اللہ تعالیٰ مالی حالات بھی درست فرمادے گا۔اس لئے جب بچیوں کے رشتے آتے ہیں تو زیادہ لٹکانا نہیں چاہئے بلکہ اگر دینداری کی تسلی ہوگئی ہے تو رشتہ کردینا چاہئے۔اس طرح لڑکوں کو بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ رشتے کرتے وقت لڑکی کی ظاہری اور دنیاوی حالت کو نہ دیکھو۔اس حیثیت کو نہ دیکھا کرو بلکہ یہ دیکھو کہ اس میں نیکی کتنی ہے...اللہ تعالیٰ ہم سب کو تقویٰ پر چلتے ہوئے رشتے قائم کرنے کی توفیق دے۔بچوں کے رشتے کروانے کی توفیق دے۔آمین (خطبہ جمعہ 24/دسمبر 2004ء)

وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ